TQ Lesson 194 Surah Shura Ayat 192-227 tafseer3

آیت نمبر 221۔ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ
ترجمہ۔ لوگو، کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اُترا کرتے ہیں؟

سورت الشعراء آیت 221 میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں **هَلْ أُنَبِّئُكُمْ** کیا بتاؤں میں تم کو؟ کیا میں خبر دوں تمہیں؟ **عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينِ** کہ وہ کون ہے؟ جس پر شیاطین اترا کرتے ہیں اب آپ دیکھیں کہ سب سے پہلی بات کہ انداز سوالیہ ہے **هَلْ أُنَبِّئُكُمْ** لوگوں کیا میں بتاؤں تمہیں؟ تو سوال کو سامنے رکھ دیا گیا تاکہ ہر دل رکھنے والا ہر سوچنے والا دماغ اس بات پر غور کرے کہ شیطان ہوتا کون ہے؟ اور وہ کس طرح کے لوگوں پر اترا کرتا ہے؟ **هَلْ أُنَبِّئُكُمْ** اور آپ کو پتہ ہی ہے کہ نبأ یہ بڑی خبر کو کہتے ہیں اہم خبر کو کہتے ہیں تو یہ بڑی خبر یہ اہم خبر میں تم کو بتاؤں؟ **عَلَىٰ مَن** کہ وہ کون ہے؟ جس پر **تَنَزَّلُ** نازل ہوا کرتے ہیں، اترا کرتے ہیں، آیا کرتے ہیں **شَيَاطِين** شیطان کی جمع ہے شیاطین اور اس کا ترجمہ آپ یوں بھی کرتے ہیں کہ کیا میں بتاؤں تمہیں کہ شیطان کس طرح اترا کرتے ہیں؟ تو اللہ رب العزت کیا بتاتے ہیں؟ کہ کس پر نازل ہوتے ہیں ؟کس طرح نازل ہوتے ہیں اور شیطان کون ہوتا ہے؟ برے کام کرنے والا، برا کردار اور بری صفات والا۔ اللہ رب العزت نے یہ سوال کیوں سامنے رکھا؟ اس لئے کہ سورت الشعراء کی ابتدائی جو آیات ہیں وہاں پہ اللہ رب العزت نے ان کے سامنے یہ بات رکھی تھی کہ **تِلْكَ ءَايَٰتُ ٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ** اور اس کے بعد ان کا حال کیا تھا؟ اللہ رب العزت سورت الشعراء آیت 5 میں کہتے ہیں **وَمَا يَأْتِيهِم مِّن ذِكْرٍ** کہ جب بھی ان کے پاس کوئی نصیحت آتی ہے **مِّنَ ٱلرَّحْمَٰنِ** رحمٰن کی طرف سے **مُحْدَثٍ** نئی۔ جب کوئی نئی آیت نازل ہوتی ہے کوئی نئی سورت نازل ہوتی ہے **إِلَّا كَانُواْ عَنْهُ مُعْرِضِينَ** تو ان کا رویہ کیا ہوتا ہے؟ اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہ وہ اس سے منہ موڑ لیتے ہیں اعراض کرتے ہیں تو اعراض کیسے کرتے تھے؟ اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیتے تھے اپنے چہرے کو بدل لیتے تھے اس محفل کو چھوڑ دیتے تھے رسول اللہ ﷺ کو کسی گلی میں آتے ہوئے دیکھتے تو کہتے کہ یہ تو آتے ہی یہ بات شروع کر دیں گے قرآن کی، آخرت کی، توحید کی تو آپ کو دیکھتے ہی منہ موڑ لیتے تھے اعراض کرتے تھے پہلو تہی کرتے تھے۔ **فَقَدْ كَذَّبُواْ** اب کہ وہ جھٹلا چکے ہیں **فَسَيَأْتِيهِمْ** پس عنقریب آئیں گی ان کے پاس **أَنبَاءُ خبریں مَا كَانُواْ بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ الشعرا (6)** جس کا یہ مذاق اڑاتے رہے ہیں تو جب بھی ان کے سامنے آخرت کی، توحید کی، قرآن کے احکامات، دلائل آئیں گے تو یہ کیا کریں گے بس یہ مذاق اڑائیں گے پھر اعراض بھی اور استہزاء بھی یہ دو بیماریاں تھیں اور وہ کیسے استہزاء کرتے تھے کبھی رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کہتے ہیں نعوذ باللہ کہ یہ تو مجنون ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے کبھی کہتے ہیں کہ نہیں نہیں یہ تو کاہن ہیں کبھی کہتے ہیں کہ اصل میں یہ شاعر ہے ساحر ہے تو اس طرح کے الزامات جو تھے وہ دھرتے تھے اور اللہ رب العزت جو ہے وہ کیا فرمارہے ہیں آپ دیکھئے سورت التکویر اس میں بھی اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ **إِنَّهُۥ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ (19) ذِى قُوَّةٍ عِندَ ذِى ٱلْعَرْشِ مَكِينٍ (20) مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ (21) وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ (22) وَلَقَدْ رَءَاهُ بِٱلْأُفُقِ ٱلْمُبِينِ (23) وَمَا هُوَ عَلَى ٱلْغَيْبِ بِضَنِينٍ (24) وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَٰنٍ رَّجِيمٍ (25) فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ (26) إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَٰلَمِينَ (27) لِمَن شَآءَ مِنكُمْ أَن يَسْتَقِيمَ (28) وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلْعَٰلَمِينَ (29)** اللہ رب العزت کہتے ہیں یہ میرا کلام ہے رب العالمین نے اس کو نازل کیا ہے یہ کسی شیطان رجیم کا قول نہیں ہو سکتا اس کی باتیں نہیں ہو سکتیں اور لوگو! اہل مکہ تمہارا یہ ساتھی مجنوں نہیں ہے اور آپ دیکھیں کہ یہاں پر بھی سورت الشعراء اور آیت نمبر 210 میں کیا بات آئی۔ **وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ ٱلشَّيَٰطِينُ (210)** اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ کتابِ مبین کو لے کر شیطان تھوڑی اترے ہیں نہ ان کو یہ کام سجتا ہے نہ ہی وہ ایسا کر سکتے ہیں بلکہ وہ تو اس کی سماعت تک سے الگ

رکھے گئے ہیں دور رکھے گئے ہیں اب یہاں پر اللہ تعالیٰ بتا رہے ہیں کہ میں تمہیں بتاؤں کہ شیاطین کس پر اترتے ہیں اور **الشَّیَاطِینُ** سے مراد جیسے مکہ میں بھی ایسے بہت سے لوگ تھے جیسے کاہن قسم کے لوگ جن کے بارے میں لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ لوگوں کی قسمتوں کا حال جانتے ہیں وہ لوگوں کو ان کے حال کے بارے میں غیب کے بارے میں اگر کوئی چیز چوری ہو گئی ہے اس کے بارے میں یا یہ سفر کریں کہ نہ کریں کون سا کاروبار کریں تو ان کی وہ کاہن لوگ رہنمائی کر سکتے ہیں اور اب یہاں پر اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ **الشَّیَاطِینُ** یہ کس پر اترا کرتے ہیں اور اسے مراد انسانوں میں بھی شیطان ہو سکتے ہیں جنوں میں سے بھی ہو سکتے ہیں اور وہ کاہن قسم کے لوگ جو لوگوں کو گمراہ کرتے تھے

آیت نمبر222۔ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ
ترجمہ۔ وہ ہر جعل ساز بدکار پر اُترا کرتے ہیں

تَنَزَّلُ وہ نازل ہوتے ہیں وہ اترتے ہیں کس پر؟ ہر **أَفَّاكٍ** پر **أَفَّاكٍ** جو ہے یہ **افک** سے مبالغے کا صیغہ ہے اس کا وزن ہے فعلن کے وزن پر فعلن اس کے وزن پر ہے **أَفَّاكٍ** اور آپ کو پتہ ہے افک کسے کہتے ہیں گھڑی ہوئی بات کو، بہتان کسی پر تراشا جائے ،کسی پر کوئی الزام لگا دیا جائے تو شیاطین اترتے تو ہیں لیکن ہر **أَفَّاكٍ** پر ہر جھوٹ بولنے والے پر ،گھڑی ہوئی باتیں کرنے والے پر اور جو دوسروں پر الزام لگاتے ہیں تو اس پر شیاطین اترا کرتے ہیں تو آپ دیکھ لیجئے کہ **أَفَّاكٍ** کا ترجمہ ہے یہاں پر جھوٹا ،جعل ساز، بہتان لگانے والا، باتیں بنانے والا پھر کہا **أَثِيمٍ۔** **أَثِيمٍ** جو ہے آپ کو پتہ ہی ہے کہ یہ لفظ(**ء ث م**) گناہ کے لئے آتا ہے اور ایسی اونٹنی جو تیز چل سکتی ہو اور پھر بھی وہ آہستہ چلے جان بوجھ کر تو **أَثِيمٍ** جو ہے یہ فعیل کے وزن پر ہے اور اس کے معنی کیا ہے کہ وہ شخص گنہگار ہے وہ شخص بدکار ہے تو مراد کون ہے یہاں پر؟ اس سے مراد ہے کاہن، نجومی ،جھوٹے، فریبی قسم کے لوگ جو کہ باتیں کرتے رہتے ہیں لوگوں کو بھکاتے رہتے ہیں مثلاً آپ دیکھ لیں کہ آج کی اس دنیا میں بھی بہت رواج ہے اس بات کا کہ کسی کو ہاتھ دکھانا اور پھر ساتھ عورتیں اور لڑکیاں اور مرد یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں اس پر عمل تھوڑی کرنا ہے یقین نہیں کرنا بس ایسے ہی ہم ہاتھ دکھا رہے ہیں۔ اسی طرح پروگرام آتا تھا یا آتا ہے ستارے بولتے ہیں اسی طرح یہ ہفتہ کیسا رہے گا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا یہ پسندیدہ کالم ہے اخبار جہاں کا یہ ہفتہ کیسا رہے گا اس میں تاریخ پیدائش کو دیکھ کر بتایا جاتا ہے آپ کی قسمت کا ستارہ کیسا رہے گا اسی طرح مختلف لوگ مختلف قیاس آرائیاں کرتے ہیں بعض جگہوں پر لوگ بیٹھے بھی ہوتے ہیں اپنی دکان سجا کر اور فلاں بڑا سیانا ہے، فلاں بڑا حکیم ہے، فلاں بڑا سمجھدار ہے وہ چہرہ دیکھ کر بتا دیتا ہے کہ اس کو کیا غم ہے ہاتھ پر نبض پر ہاتھ رکھ کر بتا دیتا ہے اس کی تکلیف کیا ہے اس کے حالات کیا رہے ہیں تو انسان کیا سمجھتا ہے کہ ان کو ساری باتیں غیب کی پتہ ہیں حالانکہ آپ پیچھے تفصیل سے پڑھ چکی کہ انبیاء کو بھی غیب کی باتیں نہیں پتہ ہوتی تھی اگر پتہ ہوتیں تو رسول اللہ ﷺ واقعہ افک میں تقریباً ایک مہینہ پریشان نہ رہتے اس لئے میں میں آپ کے سامنے ایک حدیث رکھنا چاہتی ہوں

مفہوم حدیث ہے(بخاری مسلم کی) جسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہے ۔ وہ فرماتی ہیں کہ بعض لوگوں نے نبی ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں سوال کیا (پوچھا بھی ان کی کیا حقیقت ہے کیونکہ عرب کے معاشرے میں کہانت ، کاہن ان کا بڑا چرچا تھا بڑا رواج تھا لوگ ان کو بڑا مانتے تھے کوئی بھی کام کرنا ہوتا تھا کاہنوں کے پاس جاتے تھے) "آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں ۔ انہوں نے عرض کیا ، یا رسول اللہ بعض اوقات تو وہ ٹھیک بات بتا دیتے ہیں ۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ ٹھیک بات جو ہوتی ہے اسے کبھی کبھار جن لے اڑتے ہیں اور جاکر اپنے دوست کے

کان میں پھونک دیتے ہیں ، پھر وہ اس کے ساتھ جھوٹ کی بہت سی آمیزش کر کے ایک داستان بنا لیتا ہے "۔ تواب آپ دیکھ لیں کہ اس کا مطلب کیا ہے کہ کسی بھی شخص کے جو حالات ہیں، مسائل ہیں، کوئی غم، کوئی پریشانی جو ماضی میں ہو گزری ہے تو اب کیا ہے جن کیا کرتا ہے کہ چھپ کر اسکا اس نے پتہ کر لیا اس کو سن لیا پھر جا کے کاہن کو بتا دیا اور کاہن پھر وہ ان لوگوں کو جیسے الو بنانا یا بیوقوف بنانا اور پھر جب وہ لوگوں سے باتیں کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ لو جی اس کو ساری بات پتہ ہے تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ اصل بات یہ ہے کہ نہ ایسے لوگوں کے پاس جانا چاہئے اور صرف ایسے ہی دیکھنے کے لئے بھی نہیں جانا چاہئے کیوں گویا کہ اللہ کے رسول کی لائی ہوئی تعلیمات پر وہ ایمان ہی نہیں لایا تو یہ اصل میں آزمائش ہے اور اس سے کیا کرنا چاہئے بچنا چاہئے ہٹنا چاہئے کیونکہ اللہ رب العزت کہہ رہے ہیں **تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ** ہر جعل ساز بدکار پر شیاطین اترا کرتے ہیں اور یہ سارے مراد ہیں جیسے فال نکالنے والے عامل قسم کے لوگ اور جو فالگیری کرتے ہیں یا یہ کہ وہ بہت بڑا نجومی ہے تو یہ ساری باتیں یعنی لوگ گول مول لچھے دار باتیں کرتے ہیں لوگوں کی قسمتوں کا حال بتانا یا پھر یہ کہ سیانے بن کر کہتے ہیں ہمارے پاس مؤکل ہے بڑا جن ہے ہمارے پاس روحیں آتیں ہیں تو اس طرح وہ لوگوں کی قسمتیں بنانے کا ڈھونگ رچانا چاہتے ہیں اصل میں لوگوں کی قسمتیں بگاڑتے ہیں ان کا عقیدہ کمزور کرتے ہیں اور وہ دنیا کی خاطر کیا کرتے ہیں کہ لوگوں کی آخرت برباد کر دیتے ہیں یہ ہے اصل بات

آیت نمبر223۔ يُلْقُونَ ٱلسَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَٰذِبُونَ
ترجمہ۔ سُنی سُنائی باتیں کانوں میں پھونکتے ہیں، اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں

يُلْقُونَ ٱلسَّمْعَ وہ کیا کرتے ہیں **يُلْقُونَ** اور اس کے معنی کیا ہیں وہ ڈالتے ہیں **ٱلسَّمْعَ** سنی ہوئی بات۔ سنی سنائی بات کو سو اس میں جھوٹ ملا کر آگے بتاتے ہیں **وَأَكْثَرُهُمْ كَٰذِبُونَ** اور اکثر ان میں سے جھوٹے ہوتے ہیں تو آپ دیکھ لیجئے کہ اب یہاں پر اللہ رب العزت یہ اعلان کر رہے ہیں یہ بات بتا رہے ہیں کہ ان میں سے اکثر لوگ جھوٹے ہوتے ہیں تو پتہ چل گیا کہ کاہن جو ہیں اصل میں وہ **أَفَّاكٍ** ہیں اور **أَثِيمٍ** ہیں اور وہ لوگ کیا کہتے تھے کہ آپ پر کوئی شیطان اترتا ہے جو آپ کو آکر قرآن سکھا دیتا ہے تو یہاں پر اس کی نفی کی جا رہی ہے اور ساتھ ہی پھر وہ کیا کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ آپ کی باتیں لوگوں پر بہت اثر کرتی ہیں دراصل آپ شاعر ہیں۔

آیت نمبر 224۔ وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُۥنَ
ترجمہ۔ رہے شعراء، تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ چلا کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شعراء یہ شاعر کی جمع ہے شاعر کون لوگ ہوتے ہیں؟ جو شعر کہتے ہیں اور شعر کیا ہوتے ہیں؟ ہر اس کلام کو شعر کہا جاتا ہے جس میں محض خیالات ہوں غیر تحقیقی مضامین اس میں بیان کئے جاتے ہیں اور کبھی تو جیسے اس میں بہرحال وزن ردیف قافیہ اس کا خیال رکھا جاتا ہے اور کبھی اس کا خیال بھی نہیں رکھا جاتا اور اس میں جیسے نظمیں ہیں ،مرثیے ہیں، غزلیں ہیں اور بہت سی اس کی اصناف ہیں تو شاعری کا فن ہے اس میں بھی دو طرح کے شاعر ہوتے ہیں ایک کو **"آمد"** ہوتی ہے ایک کو **"آورد"** ہوتی ہے آمد کا کیا مطلب ہے؟ کہ فطری طور پر یعنی اللہ تعالی نے ان کے اندر یہ صلاحیت رکھی ہوتی ہے کہ جب وہ کسی بھی چیز سے متاثر ہوتے ہیں عام طور پر ان کی طبیعت بڑی حساس ہوتی ہے اور کسی بھی چیز سے وہ متاثر ہوتے ہیں کوئی چیز ان پر اثر کرتی ہے تو پھر جو ان کے جذبات ہیں ان کے احساسات ہیں وہ نظموں اور غزلوں اور شاعری کی شکل میں نکلنا شروع ہوتے ہیں جن کو **آمد** ہوتی ہے جیسے

علامہ اقبال تھے جیسے نعیم صدیقی تھے رحمہ اللہ اور کچھ شاعر ہوتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں "**آورد**" زبردستی جیسے شاعر بننا کوشش کرنا اصل میں کچھ لوگوں کے پاس خدا داد ملکہ ہوتا ہے اور بہت سے ایسے شاعر ہوتے ہیں۔ اب شاعری کے سلسلے میں اللہ رب العزت کیا بات بتا رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وہ شاعر نہیں ہیں کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ قرآن کو پیش کرتے تھے تو قرآن مجید جو تھا آپ دیکھیں کہ بہت سی آیتیں ایسی تھیں جو کہ ان کے اندر شاعری کی طرح کی ہم آہنگی پائی جاتی تھی اور ردیف قافیہ ایسے لگتا تھا کہ آپس میں ملتے جلتے ہیں مثلاً اب آپ دیکھیں **إِذَا ٱلشَّمْسُ كُوِّرَتْ (1) وَإِذَا ٱلنُّجُومُ ٱنكَدَرَتْ (2) وَإِذَا ٱلْجِبَالُ سُيِّرَتْ (3) وَإِذَا ٱلْعِشَارُ عُطِّلَتْ (4) وَإِذَا ٱلْوُحُوشُ حُشِرَتْ (5) وَإِذَا ٱلْبِحَارُ سُجِّرَتْ (6)** سب کے آخر میں "**را**" بھی آئی ہے اور "**ت**" بھی آئی ہے پھر اسی طرح ابھی آپ نے جو آیتیں سنی تھیں سورت التکویر کی اس میں کیا تھا **كَرِيمٍ، مَكِينٍ، أَمِينٍ، بِمَجْنُونٍ، ٱلْمُبِينِ، بِضَنِينٍ، رَّجِيمٍ** یہ بھی ساری آپس میں جو تھیں ان کے اندر ایک ردیف قافیہ جو تھا وہ پایا جاتا ہے اسی طرح آپ نے سورت البروج کو حفظ کیا ہے اس میں بھی آپ دیکھیں تو اس میں کیا ہے **ٱلْمَوْعُودِ،وَمَشْهُودٍ ، ٱلْأُخْدُودِ ، قُعُودٌ ، شُهُودٌ ، ٱلْحَمِيدِ ، شَهِيدٌ** اور بڑا ایک وزن اور بڑا ایک حسن پایا جاتا تھا تو قرآن مجید جو تھا وہ لوگوں کے دل پر اثر کرتا تھا تو اب کفار مکہ جو تھے وہ جانتے تھے کہ شاعری کیسی ہوتی ہے لیکن وہ کیا کرتے تھے پھر بھی وہ آیات قرآن کو شاعری کہتے تھے کیا کہتے تھے۔ **بَلْ هُوَ شَاعِرٌ** (5۔ سورت الانبیأ) تو گویا کہ رسول اللہ ﷺ پہ شاعر کا الزام لگاتے تھے اور شاعر جب شاعری کرتا ہے تو وہ کیا کرتا ہے کہ اس کا حقیقت سے تعلق نہیں ہوتا وہ خیالات کی دنیا میں کھویا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ یہاں پہ فرما رہے ہیں کہ ہم تمہیں بتائیں کہ شاعر کیسے ہوتے ہیں کہ تم یہ کہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ شاعر تھے اے لوگو آؤ ہم تمہیں بتائیں کہ شاعر کیسے ہوتے ہیں یہاں پہ دراصل رسول اللہ ﷺ کے شاعر ہونے کی تردید کی جارہی ہے اوپر کی آیتوں میں کس چیز کی تردید ہوئی پہلے ابھی جو آیتیں ختم ہوئیں ہیں اس میں کس چیز کی تردید ہوئی کاہن کی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کاہن ہیں تو اللہ تعالیٰ نے کہانت کے الزام کی تردید کی اب جو ہے شعر و شاعری کا الزام تھا تو اللہ رب العزت اس کی تردید کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ نہ رسول اللہ ﷺ شاعر ہیں اور نہ ہی قرآن شعر ہے جب لوگوں نے یہ دیکھا کہ قرآن کی دعوت لوگوں کے دلوں کو مفتوح کرتی جارہی ہے قرآن کے اندر جو فصاحت و بلاغت ہے اس سے لوگوں کے دل مطیع ہوتے جارہے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا یہ دعویٰ کہ یہ خدائی کتاب ہے روز بروزمستحکم ہوتا جارہا ہے بڑھتا چلا جارہا ہے تو انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ دراصل کیا ہے کہ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ شاعر ہیں یعنی کبھی کاہن کہتے تو یہاں پر ایک اور الزام لگا دیا اور اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ کو شاعر کیوں کہا؟ اصل میں ان کے ہاں شاعروں کی بڑی اہمیت تھی جیسے ہر خاندان کا ایک ڈاکٹر ہوتا ہے ہر قبیلے کا ایک شاعر ہوتا تھا اور وہ کیا کرتا تھا اپنے قبیلے کی نمائندگی کرتا تھا جنگ ہو رہی ہے تو اس کو جنگ کے لئے ابھارتا اور پھر اس کی پیچھے کوئی فتوحات ہوئیں ہیں یا بہادری ہے کوئی کارنامے ہیں تو اس کا خوب بڑھا چڑھا کر ذکر کرنا تاکہ وہ قبیلہ بہترین طور پر آئندہ جنگ کرسکے یا مقابلہ کرسکے کبھی اس کی سخاوت کے چرچے بیان کرنا تو شاعر لوگ کیا کرتے تھے وہ اپنے اپنے قبیلے کی نمائندگی کرتے تھے اور عرب کے معاشرے میں شاعری کو بڑی اہمیت حاصل تھی اور ہمیں یہ بھی ایک واقعہ ملتا ہے کہ ایک شخص تھا اور ان کی 4 ,5 بیٹیاں تھیں اور ان کی شادی نہیں ہو رہی تھی اور پھر ان کے گھر ایک شاعر آیا تو بڑی اس کی عزت کھانا دعوت وغیرہ اور پھر اپنا مسئلہ بھی بتایا کہ بچیوں کی شادی نہیں ہو رہی شاعر نے جا کر شاعری کی اور لڑکیوں کے بارے میں بتایا کہ وہ کیسی ہیں تو کچھ ہی عرصے میں ان کی شادی ہو گئی بعض اوقات کیا ہوتا ہے کہ آگہی نہیں ہوتی اور بعض اوقات یہ ہے کہ جھوٹی آگہی بھی دے دی جاتی ہے جیسے موجودہ دور بھی میڈیا کا دور ہے موجودہ دور جو ہے وہ کیا ہے میڈیا ،انٹرنیٹ، اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ،فون یہ سارے جو بھی اخبارات ہیں

رسائل ہیں اب اس میں کیا ہے کہ کوئی بھی ایک بات اس کو لے کر کسی پر بھی الزام لگا دیا جائے اس کی کوئی بھی حقیقت نہ ہو تحقیق بعد میں ہوتی رہے گی کہ فلاں کام کب کیا اور کس نے کیا یہ بعد میں ہوتی رہے گی پہلے تو کسی کو پکڑا جائے سارے پنجے لے کر کسی پر جھپٹا جائے اور کسی پر الزام لگا دیا جائے موجودہ دور میڈیا کا دور ہے اور بہت ضروری ہے کہ آج امتِ مسلمہ جو ہے وہ میڈیا میں آگے بڑھے آپ بے گناہ ہیں ہم بے گناہ ہیں ہم نے کچھ نہیں کیا لیکن میڈیا آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے

ے ان کی پرواز انہیں تابہ فلک لے پہنچی

ہم یہی سوچ رہے ہیں کہ خیال اچھا ہے

یعنی باقی لوگوں نے میڈیا میں اتنی ترقی کی کہ جھوٹی خبریں وہ بی بی سی ہے یا جو بھی مختلف خبریں لوگ سنتے ہیں یا کہیں سے بھی تو نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ آن کی آن میں پوری دنیا میں وہ پھیل جاتیں ہیں اور یہ تو بعد کی بات ہے کہ تحقیق ہوگی اور مجرم سامنے آئے گا لیکن ایک دفعہ تو آپ سارے مجرم بن گئے نا تو اسی طرح وہ دور جو تھا وہ کون سا دور تھا عربی زبان بڑی عروج پر تھی اور شاعری کی صنف جو تھی اس میں ان لوگوں کو بڑا اعتماد حاصل تھا اور وہ شاعری کے بادشاہ تھے لیکن ان کی شاعری کا حال برا تھا ان کے شاعر کرتے کیا تھے؟ اللہ تعالی نے یہاں پر ان کے جو شاعر ہیں ان کی صفات بتائیں ہیں اور ان کی تین صفات سامنے رکھی ہیں اور پہلی کیا ہے **وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُ ۥنَ** کہ رہے شاعر تو وہ چلا کرتے ہیں وہ پیروی کیا کرتے ہیں **يَتَّبِعُهُمُ** ان کی پیروی کیا کرتے ہیں کون پیروی کرتے ہیں **ٱلْغَاوُ ۥنَ** جو بھکے ہوں تو اب آپ دیکھ لیجئے کہ یہاں یہ **ٱلْغَاوُ ۥنَ** جو ہے وہ آیا ہے اور اس کا مادہ کیا ہے **(غ و ی)** اور یہ اسم فاعل ہے **ٱلْغَاوُ ۥنَ** اور غوایت اس کا مصدر ہے تو یہاں پھر اس کے معنی کیا ہیں؟ کہ وہ جو بہت زیادہ بھکے ہوئے ہوتے ہیں، جو بہت زیادہ گمراہ ہوتے ہیں جو بہت زیادہ ہدایت کے راستے سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں وہ لوگ ہوتے ہیں جو شاعروں کی پیروی کرتے ہیں جیسے درخت اپنے پھل اور آدمی اپنے ساتھیوں سے پہچانا جاتا ہے تو شاعر اپنے کلام سے پہچانا جاتا ہے کہ شاعر کا کلام کیسا ہے اس نے کس کو متاثر کیا ہے تو شاعروں کے ساتھ عام طور پر جو لوگ ہوتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں گمراہ، عیاش، شر پسند قسم کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس کیسے لوگ تھے آپ کے ساتھی کیسے تھے شریف لوگ، صالح فطرت، خدا ترس، اچھے لوگ تو گویا کہ یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ شاعر جو ہیں ان کی پہچان یہ ہے کہ ان کی پیروی عام طور پر گمراہ لوگ کرتے ہیں اب آپ دیکھ لیں کہ ان کی پیروی کون کرتے ہیں ؟ گمراہ قسم کے لوگ کرتے ہیں اور گویا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی مختلف تھے اور آپ دیکھ لیں کہ اس سلسلے میں ایک بڑا ہی مشہور اور بڑا ہی اچھا واقعہ بھی ہے اور میں اس کو آپ کے سامنے رکھتی ہوں آپ نے نام سنا ہوگا شہزادی زیب النساء کا یہ اورنگزیب عالمگیر کی رشتہ دار تھیں اور بڑی اچھی شاعرہ تھیں اب شاعر جو تھے بضد ہو گئے کہ ہم جو شہزادی ہے اتنی اچھی شاعری کرتی ہے ہم اس کی زیارت کریں گے ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ پردہ کرتی تھیں اور انہوں نے اس خواہش کے جواب میں ایک شعر لکھ کر بھیجا انہوں نے کہا

"میں اپنے کلام میں یوں چھپی ہوئی ہوں جیسے پھول کی پتیوں میں خوشبو چھپی ہوئی ہوتی ہے جو مجھ سے ملنا چاہتا ہے وہ میرے کلام کا مطالعہ کر لے"

تو جو ان کو دیکھنا چاہتے تھے انہوں نے یہ شعر پڑھا تو ان پر سکتہ طاری ہو گیا انہوں نے کہا کہ شہزادی نے ملکہ نے آج ہمیں ایک اہم نکتہ سمجھا دیا ہے اصل بات ہے کہ بعض وقت کسی کی تقریر سنتے ہیں تو دل چاہتا ہے کہ اس کو دیکھیں اسی طرح اللہ تبارک تعالیٰ بھی کیا ہیں وہ تو چھپے ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کیا کہتے ہیں کہ جو میرے قریب آنا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ مجھے قرآن میں ڈھونڈ لے اس کائنات کی آیات پر تدبر کرتے ہوئے مجھے پا لے تو بات کیا ہے شاعروں کے ساتھ لوگ کیسے ہوتے ہیں۔ نمبر ایک برے لوگ ،بد لوگ، گمراہ لوگ ایسا اللہ تعالیٰ نے کیوں

کہا کہ شاعروں کے ساتھ برے لوگ ہوتے ہیں اس لئے کہ اس زمانے میں جو شاعر تھے وہ کیسے شاعر تھے؟ کہ عشق بازی کی باتیں ہو رہیں ہیں شراب نوشی کی باتیں ہو رہی ہیں حاضرین اچھل اچھل کر ان کو داد دے رہے ہیں کبھی کسی کے گھر کی بیٹی ہے کسی کی عزت ہے کسی کی عصمت ہے تو اس کا حسن ہے اس کا ذکر کیا جا رہا ہے اب سننے والے اس پر بھی مزے لے رہے ہیں کبھی جنسی طور پر جو ملاقات ہے اس کی بات ہو رہی ہے تو اس زمانے کی جو شاعری تھی وہ جذبات، خواہشات کی شاعری تھی لوگوں کی خواہشات کے بے لگام گھوڑے تھے جس کو وہ دوڑاتے تھے اور مثلاً شاعر کیا کرتے تھے اگر کسی سے خوش ہوتے تھے تو اس کو آسمان پر چڑھا دیتے تھے کسی سے ناراض ہوتے تھے تو **تحت الثریٰ** (نمناک مٹی کو کہتے ہیں، جو زمین کھودنے کے وقت نکلتی ہے) میں جا کر گراتے تھے زمین کے بھی نیچے کبھی چاہتے تھے تو بخیل کو حاتم کہہ دیتے تھے اور ایک بزدل جو ہوتا تھا اس کو رستم کا لقب دے دیتے تھے تو گویا کہ کسی کی پاک زندگی پر چاہیں تو دھبہ لگا دیں کسی کی عزت کو چاہیں تو خاک میں ملا دیں کسی کے نسب پر بھی طعن کرنے میں ان کو کوئی عیب اور شرم محسوس نہیں ہوتی تھی اور ان کی شاعری مادہ پرستی کی شاعری اور ان کی شاعری بد اخلاقی کی شاعری اسی طرح ان کے اندر ہجو یہ چیزیں بہت پائی جاتیں تھیں۔ حالی مرحوم کی مسدس میں ہے

ے وہ شعر اور قصائد اور ناپاک دفتر عفونت میں سنڈاس سے جو ہے بدتر

(اس کا کیا مطلب ہے جیسے پیپ وغیرہ یا سڑنا کسی چیز کا)

ے زمیں جس سے ہے زلزلہ میں برابر ملک جس سے شرماتے ہیں آسماں پر

(یعنی عربوں کی شاعری کا یہ حال تھا ساتھ ساتھ آپ جائزہ لیتے رہیں آج کل ہماری شاعری بھی کیسی شاعری ہے وہ بھی کچھ کم نہیں ہے بلکہ اس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے)

ے ہوا علم و دیں جس سے تاراج ہمارا وہ ہے ہفت نظر علم انشا ہمارا
برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے مقرر جہاں نیک و بد کی سزا ہے
گنہگار واں چھوٹ جائیں گے سارے جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

(یہ کس نے کہا حالی نے کہا اور حالی کو آپ خوب جانتے ہیں پھر اور ایک دفعہ کیا کہتے ہیں)

ے جو سقے نہ ہوں، جی سے جائیں گزر سب ہو میلہ جہاں، گم ہوں دھوبی اگر سب
بنے دم پہ گر شہر چھوڑیں نفر سب جو تھڑ جائیں مہتر تو گندے ہوں گھر سب
پہ کر جائیں ہجرت جو شاعر ہمارے کہیں مل کے ''خس کم جہاں پاک'' سارے

وہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی سقہ اور دھوبی بھی اور اگر کوئی بھی اور کام کرنے والا چلا جائے تو ہم سب بڑے پریشان ہیں لیکن اگر یہ شاعر کہیں ہمارے پاس سےسب چلے جائیں نا تو خس کم جہاں پاک۔

عرب جو تھے دنیا میں اس فن کے بانی
ے نہ تھا کوئی آفاق میں ان کا ثانی نہ تھا
زمانہ نے جن کی فصاحت تھی مانی
مٹا دی عزیزوں نے ان کی نشانی
سب ان کے ہنر اور کمالات کھو کر
رہے شاعری کو بھی آخر ڈبو کر

تو پھر کیا تھا یہ تھے ان کے شعر اور یہ تھی ان کی شاعری اور آج کی جو شاعری ہے وہ بھی ایسی ہی شاعری ہے اور بلکہ اس سے بھی بدتر ہے تو اب اللہ رب العزت کیا کہہ رہے ہیں؟ کہ شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں حقیقت کی دنیا میں نہیں رہتے۔ شاعری کی بنیاد حقائق

اور واقعات پر نہیں ہوتی تخیل پر ہوتی ہے یہ ہمیشہ خیالات کی دنیا میں پرواز کرتے رہتے ہیں تو **وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُ ُنَ**

آیت نمبر 225۔ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِى كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ
ترجمہ۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے ہیں

أَلَمْ تَرَ کیا تم نے دیکھا نہیں **أَنَّهُمْ فِى كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ** کہ یہ ہیں وہ لوگ جو ہر وادی میں بھٹکتے رہتے ہیں **(ہ ی م)** مصدر ہے اور **ہیم** کسے کہتے ہیں اس کے اندر دو باتیں ضروری ہیں ایک بات کیا ہوتی ہے کہ عشق کے اندر دیوانہ ہو جانا اور پھر پریشان حال ہو کے چلنا پھرنا، نکل جانا ،سرگردہ ہونا دوسری بات کیا پائی جاتی ہے پیاسا ہونا عاشق کو جیسے بھوک پیاس کا کوئی احساس نہیں رہتا مٹ جاتا ہے تو جو **ہائم** ہوتا ہے وہ بھی ایسا ہوتا ہے عربی زبان میں **اونٹ** کے لئے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا کیونکہ اونٹ جو ہے اُس کو ایک ایسی بیماری لگ جاتی ہے کہ پھر اُس کو ایسی پیاس لگتی ہے کہ وہ جتنا چاہے پانی پیے اُس کی پیاس بجھتی نہیں ہے تو یہاں پہ بھی کیا ہے کہ ہر وادی میں وہ سرگردہ ہیں ہر وادی میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں یہ **يَهِيمُونَ** کا ترجمہ ہے یہ ہر وادی کے اندر کیا کرتے ہیں بھٹکتے رہتے ہیں تو ان کی وادیاں ہیں کونسی **وَادٍ (و د ی)** کونسی وادیاں ہیں ان کی کبھی نظم لکھ رہے ہیں کبھی غزل لکھ رہے ہیں کبھی کسی کی ہجو کہہ رہے ہیں کبھی کسی کا قصیدہ کہہ کے زمین آسمان کے قلابے ملا رہے ہیں تو **وَادٍ** سے مراد یہ بھی ہے اور **وَادٍ** سے مراد کیا ہے جیسے خیالات کہ وہ خیالات کی وادیوں میں رہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں بس مختلف باتیں جو ہیں وہ کرتے رہتے ہیں۔ شاعروں کا کوئی ٹارگٹ نہیں ہوتا کوئی حدف نہیں ہوتا جو دل پر گزر گیا بس اس کو بیان کرنے لگتے ہیں اب ان کو اس سے کوئی بحث نہیں ہوتی کہ جو باتیں کریں گے جو مضمون آپ باندھ رہے ہیں وہ رحمانی ہے یا شیطانی ہے بس اشعار پڑھ رہے ہیں اور ایک ہی سانس میں نیکی کی بات بھی کر دیں گے بدی کی بات بھی کر دیں گے اور بس ہوتا کیا ہے کہ لوگ جھومنا شروع ہو جاتے ہیں اور آپ دیکھیں یہ مشاعرے جو ہوتے ہیں آج کل بھی اس میں کیا ہوتا ہے واہ واہ عش عش اور مقرر اور خوب اور اس میں اپنے کی غیر کی کوئی تمیز نہیں محرم نا محرم کی کوئی تمیز نہیں اور پھر شاعری کے اندر جو خیالات ہوتے ہیں بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ جو گھر کے اندر گھر کے لوگوں کے ساتھ بھی نہیں وہ ہو سکتیں کہ عام لوگوں میں بیٹھ کر جھاڑ اور جھنکار قسم کی شاعری جو ہے وہاں پہ اپنے رنگ دکھا رہی ہوتی ہے اور لوگ کیا کہتے ہیں کہ یہ بڑے بے ذوق ہیں جو وہاں نہیں جاتے ہیں یا بیٹھے ہیں اور داد نہیں دے رہے ہیں بڑے بے ذوق ہیں تو آپ دیکھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ کیا کہہ رہے ہیں کہ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ ہر وادی میں بھٹکتے رہتے ہیں۔ تیسری ان کی بری صفت کیا ہے

آیت نمبر 226۔ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ
ترجمہ۔ اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں

اور وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں ہیں اس سے کیا بات پتہ چلی کہ ان کی شاعری جو تھی وہ ان کے کردار کی ضد تھی اب دیکھیں کہ سخاوت کے بارے میں بڑے زور و شور سے شاعری کریں گے لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بہت بڑا سخی ہے مگراگر ان کا عمل دیکھا جائے تو سخت بخیل بڑی بہادری کی باتیں کریں گے شاعری میں لیکن خود ہوں گے بڑے بزدل اور شاعری میں باتیں کریں گے قناعت اور خودداری کی لیکن خود جو ہے وہ بڑے حریص بڑے ہی لالچی دوسروں کی ادنیٰ ادنیٰ چھوٹی چھوٹی کمزوریوں پر گرفت کریں گے اور خود بد ترین کمزوریوں میں مبتلا

ہوں گے تو گویا کہ تضاد بیانی اور عملی فقدان ہے اس کے اندر اگر شاعر کو یہ بات پتہ ہو کہ جو میں کہہ رہا ہوں اور میں اس پر عمل نہیں کر رہا میرے قول و فعل میں تضاد ہے تو آپ دیکھ لیں پھر وہ کیا کریں گے اگر وہ سچے انسان ہیں، مسلمان ہیں، ایمان لانے والے ہیں تو پھر وہ ایسی غلط باتیں تو نہیں کریں گے تو کیا ہے کہ بس کسی کی پگڑی اچھال رہے ہیں کہیں فتنے فساد کی آگ لگا رہے ہیں اور عشق کیے بغیر تو شاعری مکمل ہی نہیں ہوتی کبھی محبوبہ کی شکایتیں ہیں تو جو رقیب ہیں ان پر ڈنڈے برس رہے ہیں دور دراز کے استعارے ہیں تشبیحات ہیں اور تعریفیں ہیں تخیل کے گھوڑے ہیں اس میں بھٹک رہے ہیں اور بےعمل قسم کے لوگ ہیں اور رسول اللہ ﷺ کا کردار کیسا تھا ؟ امین اور صادق کے نام سے آپ مشہور تھے خود عرب کے لوگ مانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جو ہیں وہ جو کہتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں اور شاعر کیسے تھے؟ گفتار کے غازی۔ رسول اللہ ﷺ کیسے تھے کردار کے غازی تو اب اللہ تعالیٰ نے یہ تین صفات سامنے پیش کیں اور کہا کہ اب اے لوگو تم بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ جو کتاب پیش کر رہے ہیں اور آپ کی کتاب کیا تھی قرآن مجید جو آپ نے پیش کی تو کیا آپ کی باتیں اور قرآن کی دعوت یہ شاعری سے کچھ مناسبت رکھتی ہے جو اس زمانے کے شاعروں میں پائی جاتی تھی تو یہ ہے کہ کون سی شاعری اللہ کو نا پسند ہے اب یہ ایک اور اہم بات ہے کہ اس کا یہ نہیں مطلب کہ شاعری ہے ہی غلط بلکہ کیا ہے کہ اِلَّا مگر اگلی آیتوں میں اللہ رب العزت نے بتایا کہ کون سی شاعری اللہ کو پسند ہے اور کون سے شاعر جو ہیں وہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہیں پہلی ہی ان کی صفت کیا ہے اب شاعری کی صفات بھی بتائی جارہی ہیں

آیت نمبر 227۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

ترجمہ۔ بجز اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کیے اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا اور جب ان پر ظلم کیا گیا تو صرف بدلہ لے لیا، اور ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔

إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مگر جولوگ ایمان لے آئے تو مطلب کیا ہے کہ انہوں نے اپنا عقیدہ درست کر لیا ایمان لے آئے **وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ** اور جنہوں نے نیک عمل کیے اب آپ دیکھیں کہ شاعری کے اندر کیا ہوتا ہے پورا جھوٹ ہی جھوٹ اب یہاں پہ کیا کہا جا رہا ہے کہ جنہوں نے نیک عمل کئے اب یہ کوئی اچھا عمل ہے کہ کسی کی بیٹی گزر گئی اور کسی کی بیوی گزر گئی اب شاعر شاعری کر کر کے دوسروں کے جذبات کو بھی برانگیختہ کر رہے ہیں اُبھار رہے ہیں اور اپنے بھی جذبات ہیں۔ عشقیہ جو شاعری ہوتی ہے کبھی آنکھوں پہ ،کبھی بالوں، پہ کبھی ہونٹوں پہ ،کبھی گالوں پہ بیان کر کر کے لوگوں کو کیا کرتے ہیں (کہ وہ چیز جو ہے یہ عورت چھپی ہوئی اور شاعری نامکمل ہے جب تک عورت کی بات نہ ہو)جذبات بڑے برانگیختہ بڑے زیادہ وہ لوگ ابھارتے تھے اب یہاں پہ کہ عمل صالح کرنے والے اُس طرح کی شاعری نہیں کرتے بلکہ ایسی شاعری کرتے ہیں جس کے اندر کیا ہوتا ہے؟ کہ توحید آخرت کی باتیں لوگ آخرت کی تیاری کرنے لگیں اللہ کا ذکر قرآن کی عظمت حرمت حقائق جس میں بیان کیے جائیں حدود کے اندر انہوں نے ردیف قافیہ کی پابندی نہ بھی کی تو کوئی بات نہیں لیکن ان کے جو احساسات جذبات ہیں شاعری میں غزل ہے یا پھر نظم ہے یا مرثیہ کوئی بھی چیزیں ہیں وہ صحیح ہونی چاہئیں اور وہ لوگ جو تھے وہ کیا کرتے تھے کہ اب آپ دیکھیں کہ شاعری کے اندر ہی بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کا مقام کیا بتاتے ہیں کہ اللہ سے بھی بڑھ کر ہے یہ شاعری تو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو پھر کیا چیز پسند ہے؟ کہ جو بھی بات کی جائے صحیح بات کی جائے جو بھی پیغام دیا جائے وہ ٹھیک پیغام دیا جائے

تو عمل ان کے ٹھیک ہونے چاہئے جو کہہ رہے ہیں اس پر عمل بھی کریں اب جیسے سورت الصف 2,3میں بھی آتا ہے کہ. **يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفۡعَلُونَ (2) كَبُرَ مَقۡتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُواْ مَا لَا تَفۡعَلُونَ (3)** اے لوگو جو ایمان لائے ہو تو وہ باتیں کہتے کیوں ہو جو کرتے نہیں ہو اللہ کو سخت نا پسند ہے یہ بات کہ تم وہ باتیں کہو جو کرتے نہیں ہو. اور تیسری ان کے صفت کیا ہے **وَذَكَرُواْ ٱللَّهَ كَثِيرًا** اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ شاعری کا ایک ہدف ہے وہ ہدف ایمان ہے کہ ایمان وہ لے آتے ہیں انکا ہرشعر ایمان پر دلالت کرتا ہے ہر ان کا شعر ایمان کو بڑھانے والا ہوتا ہے جذبات کو گرمانے والا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جب وہ کلمہء حق ادا کرتے ہیں شعر کہتے ہیں اور کلمہء حق ادا کرتے ہیں اور اس کی ذریعے کیا ہوتا ہے کہ اس کے اندر عشق کے افسانے نہیں ہوتے، اس کے اندر لوگوں کی برائیاں نہیں ہوتیں،طعنے نہیں ہوتے ،ججت نہیں ہوتی، جھوٹ کے قلابے نہیں ہوتے بلکہ کیا ہوتا ہے ؟ اللہ کا ذکر ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر اور ایک تو یہ ہے کہ اس کے اندر وہ کیا کرتے ہیں؟ یعنی گویا کہ اللہ کے کلمے کو بلند کرتے ہیں یہ ان کی بڑی اہم خوبی ہے شاعروں کی کہ جب وہ شاعری کرتے ہیں تو اللہ کے ذکر کو بلند کرتے ہیں کہ اس کے ذریعے لوگ دین کے قریب آتے ہیں اس کے ذریعے لوگ اللہ والے ہو جاتے ہیں اور شاعری سے بعض لوگ بڑے متاثر ہوتے ہیں کہ شاعری کے ذریعے دین کی طرف آگئے

؎قُرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جرأتِ کردار

جیسے اس شعر میں ذکر کی بات ہے

؎ نہ غرض کسی سے نہ واسطہ مجھے کام اپنے ہی کام سے
ترے ذکر سے تری فکر سے تری یاد سے ترے نام سے

پھر جیسے مرد مومن جو اللہ کا ذکر کرنے والا ہوتا ہے اس کے بارے میں علامہ اقبال کیا کہتے ہیں

؎ یہ غازی، یہ تیرے پُر اسرار بندے
جنھیں تُو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سِمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی
دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذّتِ آشنائی

تو اصل میں یہ چیز ہے کہ وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں چوتھی ان کی صفت کیا ہے **وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا** ۗتو **وَٱنتَصَرُواْ** کا مادہ ہے **(ن ص ر)** لیکن یہاں پہ ت بھی آگیا ہے آپ پیچھے پڑھ چکیں ہیں یہ کس معنی میں ہے انتقام لینا تو یہاں پہ یہ خاص بات جو ہمارے سامنے آرہی ہے کہ **وَٱنتَصَرُواْ** کہ وہ بدلہ لیتے ہیں وہ انتقام لیتے ہیں **مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا** کہ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے یعنی ظلم اگر کوئی کرتا ہے ان پر تو وہ ان کے لئے نرم چارہ نہیں بن جاتے وہ ان کے آگے ڈھے نہیں جاتے وہ ترنوالہ نہیں بن جاتے ان کے لئے بلکہ کیا کرتے ہیں پھر وہ بدلہ لیتے ہیں اور بدلہ صرف انہی سے لیتے ہیں جو ان پر ظلم کرتے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ جو مسلمان شاعر ہوتے ہیں کہ حق کی حمایت میں وہ اپنی شاعری سے وہی کام لیتے ہیں جو ایک مجاہد تیر سے اور تلوار سے لیتا ہےجیسے آپ دیکھیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے خلاف جو تھا طوفان بدتمیزی اٹھا ہوا تھا اور عرب کے شاعر نفرت کا، دشمنی کا زہر پھیلا رہے تھے تو اس وقت اس کا جواب دینے کے لئے خود رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے شاعر جو تھے ان کی حوصلہ افزائی کی رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان کی ہجو کہو کیونکہ اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تیرا شعر ان کے حق میں تیر سے زیادہ تیز ہے " اسی طرح حضرت

حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا” ان کی خبر لو اور جبریل تمہارے ساتھ ہیں ، کہو اور روح القدس تمہارے ساتھ ہیں”۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا” مومن تلوار سے بھی لڑتا ہے اور زبان سے بھی”۔ تو زبان سے کیا ہے کہ اچھی طرح بات کرنا اور پھر اس سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی شاعری تو تھی لیکن وہ شاعری نہیں تھی جو کہ اسلام کو اور قرآن کو مطلوب تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے سورت یٰسین میں بھی کہا **وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ-(69)**ہم نے اپنے نبی کو شعر و شاعری کا علم نہیں دیا اور نہ یہ اس کے لئے مناسب تھا کیونکہ عرب شاعر اچھے نہیں تھے ان کی سیرت کردار اچھا نہیں تھا اور ان کی شاعری بھی اچھی نہیں تھی اور اسی طرح سورت الشعراء میں ان کی شاعری کی اور ان کے شاعروں کی اللہ تعالیٰ نے مذمت کی ہے لیکن اگر اچھی شاعری کی جائے اور اچھی بات کی جائے تو پھر جائز ہے **حدیث**۔ جیسے خود رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا جیسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شعر کے بارے میں ذکر آیا تو آپ نے فرمایا یعنی” وہ ایک کلام ہے، اچھا ہے تو اچھا ہے اور برا ہے تو برا” تو اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ شاعری نفس سے خود بری نہیں ہے اگر آپ اس کا اچھا استعمال کرتے ہیں تو ٹھیک ہے اگر آپ اس کا برا استعمال کرتے ہیں تو غلط ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر کہا کہ” بعض شعر اپنے مضمون کے لحاظ سے سراسر حکمت ہوتے ہیں” پھر اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا” کہ شعراء کی کہی ہوئی باتوں میں سے سب سے زیادہ سچی بات لبید کا یہ کلمہ(جملہ) ہے خبردار! اللہ کے سوا ہر شے فنا کے گھاٹ اترنے والی ہے اور ہر نعمت آخرِ کار ختم(زائل) ہونے والی ہے” (اور یہ لبید کون تھا زمانہ جاہلیت کا بڑا مشہور مقبول شاعر تھا اور اس کا یہ جملہ یہ بہت سچ پر مبنی ہے کہ ہر نعمت ختم ہو جائے گی ایک دن لیکن اللہ کی ذات باقی رہے گی اور یہ شعر اس نے کب کہا تھا زمانہ جاہلیت میں یعنی اس کا دل مسلم تھا پھر اللہ تعالی نے اس کو قبول اسلام کی بھی توفیق عطا کر دی اور جب اس نے اسلام قبول کر لیا تو شعر اور شاعری کو چھوڑ دیا لوگوں نے ان سے فرمائش کی کہ آپ شعر کہیں تو انہوں نے کہا کہ(اب بس قرآن ہی میرے لئے کافی ہے”۔ ان کو اللہ تعالی نے بڑی طویل عمر دی تھی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں 156 سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی اور کہتے ہیں کہ ان کے شعر پر جیسے وہاں کے لوگ جو تھے وہ سجدے میں گر گئے) اور جو شاعری ان کو بڑی پسند آتی تھی اس کو خانہ کعبہ میں لٹکا بھی دیتے تھے اور 7 شاعر تھے جن کی شاعری خانہ کعبہ میں لٹکی ہوئی تھی جو ان کو پسند تھی تو رسول اللہ ﷺ ایک دن سفر کر رہے تھےُ۔ مفہوم **حدیث**۔ حضرت عمرو(عمرو بن الشرید سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (ان کے والد کہتے ہیں) یہ کہتے ہیں ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ ہی کی سواری پر سوار تھا تو آپ نے فرما یا: " کیا تمھیں امیہ بن ابی صلت کے شعروں میں سے کچھ یاد ہے؟"میں نے عرض کی، جی ہاں۔آپ نے فرمایا: " تو لا ؤ (سناؤ۔) میں نے آپ کو ایک شعر سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اور سناؤ۔"میں نے ایک اور شعر سنایا۔آپ نے فرمایا: " اور سناؤ۔"میں نے ایک اور شعر سنایا۔آپ نے فرمایا: " اورسناؤ۔" یہاں تک کہ میں نے آپ کو ایک سواشعار سنائے۔اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ” آپ نے فرمایا یہ امیہ اپنے اشعار میں اسلام سے بہت قریب ہو گیا تھا” اس کی شاعری خدا پرستانہ تھی لیکن بات کیا تھی کہ شاعری اس کی مسلمان ہو گئی لیکن دل اس کا کافر رہا اس کو رسول اللہ ﷺ کی دعوت پہنچی اس نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا مگر اس کو ایمان کی توفیق ہی نہ ہوئی اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی یہ **مفہوم حدیث** بھی یاد رکھیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کسی کا خول (پیٹ) پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے۔“ اس کا کیا مطلب ہے کہ جس شعر میں جھوٹی باتیں ہیں، مبالغہ بہتان ہیں ، جنگ و جدل کی، شراب کی، عشق کی شہوت کی باتیں ہیں تو ایسی شاعری سے دل کا بھرنا، زبان کا بھرنا، اس

کی کتابوں کا بھرنا اس سے بہتر ہے کہ پیپ سے اس کا جسم بھر جائے تو یہ ہے اصل بات اس سے کیا بات پتہ چلتی ہے کہ اللہ تعالی کے ہاں کوئی چیز خود بری نہیں ہے اس کا استعمال اس کو برا بنا دیتا ہے جیسے بعض لوگ یہ کہتے ہیں ہم نے تو گھر میں ٹی وی نہیں رکھا اچھی بات ہے ٹی وی سے بچنا چاہئے لیکن ٹی وی خود برا نہیں ہے اس کا استعمال برا ہے آپ اس میں اچھے پروگرام دیکھ سکتے ہیں اس کا اچھا استعمال کر سکتے ہیں اسی طرح میوزک سننے کی بجائے اور فلمیں دیکھنے کی بجائے قرآن سنا جائے کس پر قرآن سنیں گے آپ؟ انٹرنیٹ پر ٹیلی فون پر ریکارڈر پر اور آج کل بچے کانوں میں کیا لگائے پھرتے ہیں آئی پوڈ وہ کانوں میں لگایا ہوتا ہے اور یہاں تو سماجی دباؤ ہے ہر بچہ کانوں میں لگائے پھرتا ہے لیکن بعض ایسے بچے بھی ہیں جو کانوں میں لگا کر قرآن کو حفظ کرتے رہتے ہیں بس سٹاپ پر کھڑے ہیں اور وہ اپنے سکول کالج یونیورسٹی میں ہیں اور ان کے پاس فالتو وقت ہے وہ کوئی درس کی کیسٹ سنتے ہیں اور اس طرح لوگوں کو دین کی دعوت دیتے ہیں تو یہ ہے وہ شاعری جو اللہ کو مطلوب ہے ان کے اوصاف کیا ہیں ان کے اندر ایمان ہونا چاہئے ان کے کردار میں اسلام ہونا چاہئے وہ اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں یہ نہیں کہ شاعری میں مصروف ہیں اور نہ نماز نہ روزہ نہ حج نہ زکوۃ بس شاعری ان کی زندگی کا مقصد ہے ہر چیز کا ہدف کیا ہے ایمان اسلام اور اللہ کو راضی کرنا۔ **وَذَكَرُواْ** ذکر سے مراد شاعری میں بھی ذکر ہو اور عملی زندگی بھی ذکر ہو۔ ذاکر میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اصل ذاکر کون ہے ؟ " **هُوَمَطِيْعٌ** " ذاکر وہ ہے جو کہ مطیع ہے جو اطاعت کرنے والا ہے تو پھر آخری بات کیا ہے **وَٱنتَصَرُواْ مِنۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُواْ** کہ جب ان پر ظلم کیا جاتا ہے تو اس سے بدلہ لیتے ہیں تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کہتے تھے کہ آپ شاعری کریں اور یہ جو کفار باتیں کر رہے ہیں آپ ان کا جواب دیں اور ایک دفعہ تو جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی بڑی تعریف کی اور اس زمانے میں جو مشہور شعر کہنے والے شاعر تھے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ،حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زہری رضی اللہ عنہ تو یہ تھے اس کے علاوہ عورتوں میں حضرت خنسہ رضی اللہ عنہا کا نام بڑا مشہور ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی شاعری کی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی شاعری کہتے تھے بہت سے صحابہ نے شعر کہے ہیں کیونکہ جیسے آج کے دور میں آپ سوچ لیں گھڑ سواری کرنا یا تیراکی کرنا یا کسی نہ کسی کھیل میں ہونا یہ بہت ضروری ہوتا ہے تو اس زمانے میں یہ بڑی بات تھی کہ شاعری کی جاتی تھی۔ شاعری کی جاسکتی ہے لیکن حدود کی پابند ہونی چاہئے اللہ کا خوف آخرت کا ڈر ہونا چاہئے اور آخری بات سورت الشعراء کی کیا ہے **وَسَيَعْلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ يَنقَلِبُونَ** عنقریب وہ لوگ دیکھ لیں گے جنہوں نے ظلم کیا ہے **أَيَّ مُنقَلَبٍ** کہ کونسی **مُنقَلَبٍ** ہے کہ کونسا مرجع ہے **يَنقَلِبُونَ** جس کی طرف وہ **يَرْجِعُون** ہوں گے وہ رجوع کریں گے **أَيَّ** جو ہے اس کے معنی کیا ہیں اللہ رب العزت کہہ رہے ہیں **اَيَّا اَيُوْ** کَون کِس کے معنی دیتا ہے اور **مُنقَلَبٍ** یہاں یہ مرجع کے معنی میں ہے اور مرجع کون ہوتا ہے؟ جہاں آپ، جس چیز کی طرف لوٹتے ہیں، جہاں واپس جاتے ہیں **يَنقَلِبُونَ** اس کے معنی کیا ہیں **يَرْجِعُون** کے لوٹنے کے ہیں اللہ رب العزت اعلان کر رہے ہیں کہ اب یہ جو اہلِ مکہ ہیں جو جھٹلانے والے ہیں انکار کرنے والے ہیں جلد ہی پتہ چل جائے گا **وَسَيَعْلَمُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓاْ** جلدی پتہ چل جائے گا اِن کو **أَيَّ مُنقَلَبٍ** کہ وہ کس طرف لوٹنے والے ہیں جیسے غزوہ بدر کے اندر بہت سے کافر ڈھیر ہو گئے وہ ان کی کیا بن گئی؟ **مُنقَلَبٍ** بن گئی ان کے لوٹنے کی جگہ بن گئی اور دوسری **مُنقَلَبٍ** کیا ہے؟ جہنم کہ وہ کون سے انجام سے دو چار ہوں گے جلد ہی ان کو پتہ چل جائے گا وہ ان کی لوٹنے کی جگہ کیا ہے کہاں وہ جائیں گے ان کی **مصير** کیا ہے ان کے لئے **مُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ** کیا ہے جلد ہی پتہ چل جائے گا تو گویا کہ اللہ رب العزت نے یہاں پر اعلان کیا ہے اور ظلم کرنے والوں سے مراد کون ہے؟ جو حق کو نیچا دکھانے والے ہیں

جیسے رسول اللہ ﷺ پر شاعری، کہانت، ساحری اور جنون کی تہمت لگانے والے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو اور مسلمانوں کو تسلی دی جارہی ہے کہ آپ پریشان نہ ہوں جو لوگ بھی آپ پر یہ الزامات لگا رہے ہیں تو آپ پریشان نہ ہوں اللہ تعالی خود ان سے نمٹ لے گا تو یہ تھی سورت الشعراء جو ہمیں توحید آخرت اور رسالت کے دلائل دیتی ہے جو قرآن کی حقانیت کو ثابت کرتی ہے قرآن کی برتری اور اس کی فضیلت کو اور رسول اللہ ﷺ اللہ کے سچے رسول تھے اس کو بیان کرتی ہے اور 7 قوموں کے واقعات سنا کر کبھی اس میں ذکر ہے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا کبھی اس میں ذکر ہے خطیب الانبیاء حضرت شعیب علیہ السلام کا لقب تھا کیوں ؟انہوں نے بہت اچھے خطبے دئے ہیں اپنی قوم کو سمجھانے کے لئے جس میں سراسر حکمت بھی تھی روانی بھی تھی اور بڑی اچھی طرح انہوں نے مضمون بیان کیا ہے اور کبھی اللہ کے چہیتے پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کردار بیان کیا گیا ہے جن کو اللہ تعالی نے چن لیا تھا اور اس میں ہمیں کس کا ذکر ملتا ہے حضرت صالح علیہ السلام کا جنہوں نے ایک لمبی مدت تک اللہ کا پیغام دیا اللہ کی زمین پر وہ اللہ کے عاشق تھے اور ایک لمبی مدت تک اللہ کا پیغام دیتے رہے پھر ہمیں ذکر ملتا ہے حضرت ہود علیہ السلام کا ہے پھر ہمیں ذکر ملتا ہے حضرت لوط علیہ السلام کا تو یہ مختلف انبیاء ہیں جن کے بارے میں ہم سب نے پڑھا اور آخری بات کیا ہے جو میرے اور آپ کے لئے بہت اہم ہے کہ **إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَـَٔايَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ()وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ()** تو ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم اس قرآن سے عبرت حاصل کر رہے ہیں ہم اپنے انجام کے قریب ہو رہے ہیں کیونکہ موت تو آنے والی ہے لیکن کون سے انجام کے ہم قریب ہو رہے ہیں کیا آخرت کی تیاری کر رہے ہیں ؟ یہ میری اور آپ کی ذمہ داری ہے کہ میں اور آپ قرآن کو معجزہ سمجھیں اور دل کی گہرائیوں کے ساتھ اور ڈوب کر قرآن پڑھیں جیسے کہ اس کو پڑھنے کا سمجھنے کا حق ہے آپ کتنے ہی ترجمے پڑھ لیں آپ کتنے ہی تفاسیر کو کھنگال لیں جب تک آپ کو قرآن سمجھ نہیں آئے گا نا کہ سیدھا آپ آیات پڑھتی جارہیں ہیں اور سیدھاقرآن آپ کے دل میں اترتا چلا جا رہا ہے اس وقت تک قرآن کی اصلیت سے ہم واقف نہیں ہو سکتے قرآن کے اندر جو رموز ہیں جو اسرار ہیں جو معنی کا ایک سمندر ہے اس کے اندر تو ضروری ہے کہ قرآن کو سمجھا جائے پڑھا جائے بار بار پڑھا جائے قرآن کے تاحیات طالبعلم بن جائیں کیونکہ قرآن کے ذریعے ہمیں دنیا بھی ملے گی اور آخرت بھی ملے گی

ے تو ہی نادان چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی ء داماں بھی ہے
ہمارے تمام مسائل کا حل قرآن مجید کے اندر ہے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ